کلمہ حق

ابتدائیہ

’’جہاد-کلاسیکی وعصری تناظر میں‘‘ کے زیرعنوان ’الشریعۃ‘ کی اشاعت خاص قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔اسلام کے تصور جہاد کے مختلف نظری اور عملی پہلو اس وقت علمی حلقوں میں زیر بحث ہیں جن میں تین پہلو بہت نمایاں اور اہم ہیں:

ا۔اسلام میں جہاد کا اصولی تصور اور اس کی وجہ جواز کیا ہے اور عہد نبوی وعہد صحابہ میں مسلمانوں نے جو جنگیں لڑیں، ان کی حقیقی نوعیت کیا تھی؟ اسی پر یہ بحث متفرع ہوتی ہے کہ بعد کے ادوار میں امت مسلمہ کے لیے دنیا کی غیر مسلم قوموں کے ساتھ باہمی تعلقات کی اساس کیا ہے؟ آیا اسلام کی نظر میں عالمگیر سیاسی غلبے کو مقصود کی حیثیت حاصل ہے یا دوسری قوموں کی سیاسی خودمختاری کو تسلیم کرتے ہوئے پرامن بقائے باہم شریعت کا اصل مطمح نظر ہے؟

۲۔ جہاد اور قتال کی عملی شرائط اور اخلاقی حدود وقیود کیا ہیں؟ مثال کے طور پر کیا مسلمانوں کا کوئی بھی گروہ اپنے تئیں جہاد کا فیصلہ کر سکتا ہے یا یہ فیصلہ مسلم معاشرے کی اجتماعی دانش اور ارباب حل وعقد کو کرنا چاہیے؟ مظلوم مسلمانوں کی مدد اور نصرت کے تناظر میں بین الاقوامی معاہدوں کی کیا حیثیت ہے اور ان کی پاس داری کس حد تک کی جائے گی؟ کیا جنگ میں دشمن کے کیمپ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو حملے کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے یا اس حوالے سے کوئی تفریق اور امتیاز قائم کیا جائے گا؟ وغیرہ۔

۳۔موجودہ مسلم ریاستوں کی شرعی وقانونی حیثیت کیا ہے اور ان ریاستوں میں قائم نظام اطاعت کی پابندی کس حد تک ضروری ہے؟ بالخصوص یہ کہ مسلم ریاستوں کا موجودہ سیاسی نظام اگر شریعت کی بالادستی کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہا ہو اور پرامن ذرائع سے اس میں خاطر خواہ تبدیلی کے امکانات بظاہر دکھائی نہ دیتے ہوں تو اس صورت حال میں مسلح جدوجہد کے ذریعے سے ریاستی نظام کو تبدیل کرنے کی کوشش کا کس حد تک

جواز، امکان اور ضرورت ہے؟

ان موضوعات پر 'الشریعہ' کے صفحات پر پہلے بھی بحث ومباحثہ ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی شاید کافی عرصے تک اس کو جاری رکھنے کی ضرورت محسوس کی جاتی رہے گی، تاہم زیر نظر اشاعت کی صورت میں ہم نے مذکورہ نکات میں سے پہلے اور تیسرے نکتے پر بطور خاص توجہ مرکوز کی ہے اور ایسا مواد منتخب کیا ہے جس سے بحث کے بنیادی سوالات اور اہم ترین گوشے بیک نظر قارئین کے سامنے آ سکیں گے۔

خصوصی اشاعت کی ترتیب کے سلسلے میں وہ تمام اہل قلم ہمارے اور قارئین کے شکریے کے مستحق ہیں جنھوں نے اس کے لیے اپنی قیمتی نگارشات فراہم کیں۔ اس ضمن میں بھارت کے ممتاز محقق جناب مولانا محمد یحییٰ نعمانی (مدیر المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ) اور پاکستان مرکز برائے مطالعات امن (PIPS) اسلام آباد کے منتظمین کا شکریہ بطور خاص واجب ہے۔ اول الذکر نے اس موضوع پر اپنی تحریر کا مسودہ اور اس کی اشاعت کی اجازت عنایت کی جو اگرچہ بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے، لیکن پاکستان میں سر دست دستیاب نہیں ہے۔ زیر نظر اشاعت میں اس کے منتخب حصے شامل کیے جا رہے ہیں۔ موخر الذکر نے تکفیر اور خروج جیسے اہم موضوع پر اپنے ادارے کے زیر اہتمام منعقد کی جانے والی مجالس مذاکرہ کی روداد اور دیگر مقالات زیر نظر شمارے میں شائع کرنے کی فراخ دلی سے اجازت دی تاکہ ان مجالس میں زیر بحث آنے والے نکات وسیع پیمانے پر اہل نظر کے غور وفکر کا موضوع بن سکیں۔

امید ہے کہ 'الشریعہ' کی یہ اشاعت خاص عصر حاضر کے ایک نہایت اہم اور حساس موضوع کے بہت سے علمی وعملی گوشوں کو واضح کرنے اور اس ضمن میں بحث ومباحثہ کے عمل کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

محمد عمار خان ناصر

۲۶ / فروری ۲۰۱۲ء

اسلام کا تصور جہاد - چند توضیحات

مولانا محمد یحییٰ نعمانی

’’دنیا میں قیادت اور پالیسی کی بڑی تبدیلیاں قریب ہیں، بلکہ ان کا آغاز ہو چکا ہے۔ خود مغرب پورے طور پر آگاہ ہے کہ ان تبدیلیوں کا آغاز اس قوت اور رفتار سے ہو چکا ہے کہ اب ان کو روکنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ قیادت اور سیاسی ثقل کا مرکز امریکہ اور مغربی یورپ سے جنوبی ایشیا منتقل ہو رہا ہے۔ نئی قیادت اپنے مصالح کے مطابق یقیناً نئی پالیسیاں بنائے گی۔ امریکہ اور اسرائیل اس وقت اسلام سے خوف دلا کر اپنی پالیسیوں کی بقا اور مفادات کے تحفظ کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہوگی کہ وہ دنیا کی نئی قیادت کو پھر سے مسلمانوں سے اسی طرح متنفر کر دیں جس طرح جانے والی قیادت کو لگاتار ایک خاص نفسیاتی کیفیت میں مبتلا رکھا گیا۔ اگر اس کروٹ بدلتی دنیا میں اور اس کے نئے سیاسی ذہن میں بھی وہی اسلام فوبیا اور اسلام دشمنی باقی رہی تو یقیناً ہم اگلی نئی دنیا میں دعوت اور امن وانصاف دونوں کے امکانات کو کھو دیں گے۔‘‘